امام ابو حنیفہ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ تابعی ہیں (حصّہ اوّل)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تابعی کسے کہتے ہیں : تابعی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی ہو (معرفۃ علوم الحدیث ص ۴۲) اصول حدیث میں جمہور محدثین اور فقہاء علیہم الرّحمہ نے تابعی کی تعریف یہی کی ہے اس نے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہو، ہاں کچھ علمائ کی شاذ رائے یہ ضرور ہے کہ وہ صحابی کی طویل صحبت اٹھائے یا روایت کرے۔

الکمال فی اسمائ الرجال، للمزی، تہذیب الکمال للحافظ الذہبی، یا حافظ ذہبی کی سیرت پر لکھی گئی کوئی بھی کتاب حافظ ابن حجر کی تہذیب التہذیب سب میں اس بات کا ذکر ملے گا کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس کو دیکھا ہے اور اور جب جمہور محدثین اور فقہاء کے نزدیک محض دیکھنے سے ہی تابعیت ثابت ہوتی ہے تو اس لحاظ سے وہ تابعی ہیں۔ جیسا کہ حافظ زین الدین عراقی اور حافظ ابن حجر کے فتوی اور جواب سے بھی ظاہر ہوتا ہے جو کہ حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تبییض الصحیفہ میں ذکر کیا ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "سیر أعلام النبلاء" (۶/ ۳۹۰) میں خطیب بغدادی کی کتاب "تاریخ بغداد" کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے

لکھاہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو جب وہ کوفہ آئے تھے تو انہیں دیکھا تھا۔

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۶۳ھ) لکھتے ہیں کہ: حضرت نعمان بن ثابت، ابوحینفہ رحمۃ اللہ علیہ نے انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا ہے اور عطاء بن ابی رباح سے (روایات وغیرہ کو) سنا ہے۔(بحوالہ: تاریخ بغداد، جلد۱۳، صفحہ ۳۲۴)۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تابعی ہونے پر ان آئمہ محدثین علیہم الرّحمہ نے لکھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی ہیں۔

(ابونعیم، مسند ابی حنیفۃ ۱۸۶))(موفق، مسند ابی حنیفۃ 25:1)(قزوینی، الے دوین فی اخبار قزوین 153:3)(ذھبی، تذکرۃ الحافظ 168:1)(ابن عبدالبر، جامع بیان العلم وفضللہ 101:1)(ابن ندیم، الفھرست 255)(ابن جوزی، العل المتناھیۃ 136:1)(سیوطی، تبیض الصحیۃ بمنا قب ابی حنیفۃ 34)(خطیب بغدادی، تاریخ بغداد 324:13)(سمعانی، الانساب 37:3)(ابن جوزی، المنتظم فی تاریخ الموک والامم 129:8)(ابن حلکان، وفیات الدعیان 406:5)(ذھبی، سیر اعلام انبلاء 391:6)(ذھبی، الکاشف فی معرفۃ من لہ رویۃ فی الکتب الستۃ

322:2)(ذہبی، مناقب الام ابی حنیفۃ وصاحبہ ابی یوسف و محمد بن الحسن
7:)(صفدی، الوافی بالوفیات 89:27)(یافعی، مرآۃ الجنان والیقظان
310:1)(ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ107:10)(زین الدیدین عراقی،
التقیید والایضاح:332)(عسقلانی، تھذیب التھذیب
401:10)(بدرالدین عینی، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری کتاب
البیوع، باب مایکرہ من الحلف فی البیع 206:11)(بدرالدین عینی، عمدۃ
القاری شرح صحیح البخاری کتاب الحج، باب متی یحل المعتمر
128:10)(بدرالدین عینی، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری کتاب الزکاۃ،
باب صلوۃ الامام ودعائہ الصاحب الصدقۃ 95:9)(سخاوی، فتح المغیث شرح
الفیۃ الحدیث للعراقی 337:3)(سیوطی، طبقات الحفاظ 80:1رقم
152)(قسطلانی، ارشاد الساری صحیح البخاری کتاب الوضوء باب من لم
یر الوضوء الدمن المخرجین)(قسطلانی، ارشاد الساری صحیح البخاری کتاب
الصلوۃ، باب الصوۃ فی الثوب الواحد 390:1)(دیار بکری، تاریخ الخمیس فی
مناقب الامام اعظم ابی حینفۃ: 32)(ابن حجر مکی، الخیرات الحسان فی مناقب
الامام اعظم ابی حینفۃ النعمان: 32)(ابن حجر ھیتمی، الخیرات
الحسان:33)(ابن عماد، شذرات الذھب فی اخبار من ذھب
227:1)۔(دعاگو ڈاکٹر فیض احمد چشتی)

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بشارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سورہ جمعہ (کی یہ آیت) نازل ہوئی ''اور اِن میں سے دوسرے لوگوں میں بھی (اِس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تزکیہ و تعلیم کے لئے بھیجا ہے) جو ابھی اِن لوگوں سے نہیں ملے۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون حضرات ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب ارشاد نہ فرمایا تو میں نے تین مرتبہ دریافت کیا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے درمیان موجود تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ اقدس حضرت سلمان رضی اللہ عنہ (کے کندھوں) پر رکھ کر فرمایا: اگر ایمان ثریا (یعنی آسمان دنیا کے سب سے اونچے مقام) کے قریب بھی ہوا تو ان (فارسیوں) میں سے کچھ لوگ یا ایک آدمی (راوی کو شک ہے) اسے وہاں سے بھی حاصل کرلے گا۔''

(أخرجه البخاري في الصحيح، 16 / 298، كتاب : التفسير / الجمعة، باب : قوله : وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ : 3،4

/ 1858، الرقم: 4615، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل فارس، 4 / 1972، الرقم: 2546، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ، باب: في فضل العجم، 5 / 725، الرقم: 3942، وفي كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم، باب: وَمِنْ سُورَةِ محمد صلي الله عليه وآله وسلم، 5 / 384، الرقم: 3260. 3261، وفي باب: ومِنْ سُورَةِ الجُمُعَةِ، 5 / 413، الرقم: 3310، وابن حبان في الصحيح، 16 / 298، الرقم: 7308، والديلمي في مسند الفردوس، 4 / 367، الرقم: 7060، وأبو نعيم في حلية الأولياء، 6 / 64، والعسقلاني في فتح الباري، 8 / 642، الرقم: 4615، والحسيني في البيان والتعريف، 2 / 170، الرقم: 1399، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، 4 / 364، الرقم: 4797، والطبراني في جامع البيان، 28 / 96، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، 18 / 93)

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب " تبييض الصحيفة میں امام اعظم کے حق میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے بارے میں عنوان باندھا ہے جس میں انھوں نے لکھاھے کہ " اس حدیث میں امام ابو حنیفہ کی بشارت دی گئی ہے۔(تبييض الصحيفة بمناقب ابی حنيفة 33:31)

امام ابن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب " الخیرات الحسان " میں باب باندھا ہے جس کا عنوان ہے " امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حق میں وارد ہونے والی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خبری " امام ہیتمی نے اس باب کے ابتدائیہ میں امام جلال الدین سیوطی کی درج بالا تحقیق درج کر کے لکھا ہے کہ " یقیناً اس میں کوئی شک نہیں کہ اس حدیث پاک سے امام ابو حنیفہ مراد ہیں کیونکہ آپ کے زمانے میں اہل فارس سے کوئی شخص بھی آپ کے مبلغ علم اور آپ کے شاگردوں کے درجہ علم تک نہیں پہنچا ۔(الخیرات الحسان:24)(دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی)

اس حدیث کے اولین مصداق صرف امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں ۔کیونکہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں اہل فارس سے کوئی بھی آپ کے علم و فضل تک نہ پہونچ سکا۔(تذکرۃ المحدثین۔ مولانا غلام رسول سعیدی ۴۸)

غیر مقلد وہابی حضرات امام نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کو بھی اس امر کا اعتراف کرنا پڑا۔ لکھتے ہیں: ہم امام دراں داخل ست۔ ترجمہ: امام اعظم بھی اس حدیث کے مصداق ہیں۔(اتحاف النبلائ ۲۲۴)امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و دیگر محدثین علیہم الرّحمہ کی اس روایت سے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے یہ بشارت نہ تھی کہ آیت میں

،لما یلحقو بہم، کے بارے میں سوال تھااور جواب میں آئندہ لوگوں کی نشاندھی کی جارہی ہے،لہذا وہ لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ حدیث تو حضرت سلمان فارسی کیلئے تھی اوراحناف نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر چسپاں کردی۔ محترم قارئین غور کریں کہ یہ دیانت سے کتنی بعید بات ہے۔(بقیہ حصّہ دوم میں ان شاءاللہ)(دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی)